اب ہم معترض صاحب کی تردید روایۃً و درایۃً اور نیز نامور مجتہدین اہل تشیع کے تصانیف سے کرینگے۔ واللہ الھادی الی سبیل الرشاد۔

قولہ رافضی بھی ہم ہی رہنے کو بجان و دل قبول کرتے ہیں۔ **اقول** کیا معترض صاحب کو یہ روایت جو زید ابن علی بن الحسین علیہم السلام سے مروی ہے یاد نہیں ہے رفضونا فھم الروافض والقدریۃ مجوس ھذہ الامۃ والمشبھۃ یھود ھذہ الامۃ والرافضۃ نصاری ھذہ الامۃ (دیکھو ملل و النحل) اب کاتب مسعود کو اختیار ہے چاہے جان و دل سے قبول کرے یا انکار **قولہ** ہم شیعیان ہی امت اجابت حضرت ختم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں ہم ہی خیر امت ہیں **اقول** فرقۂ نصیریہ و سبائیہ وغیرہ کا یہی دعوی ہے یَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِھِمْ مَا لَیْسَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ قبل از ادعا اپنے افعال و کردار پر نظر غائر کریں کہ کہاں تک رد من کا تہلک اور بت پرستوں سے شباہت رکھتے ہیں پھر خیر امت کا افتخار کریں۔ انصاف کیجئے **عَلَم** کے نزدیک سجدہ وغیرہ رسومات مروجہ کہاں تک قرآن و حدیث وائمہ علیہم السلام کی پاک تعلیم سے تطابق رکھتے ہیں مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوَاہُ دعوی بلا ثبوت مجنون کی بڑھ تصور کیجائیگی باوجود ان براہین ساطعہ کے۔ کہ من جدد قبرا و مثل مثالا فقد خرج عن الاسلام اقول فی قولہ من مثل مثالا انہ من ابدع بدعۃ ودعی الیھا ووضع دینا فقد خرج عن الاسلام وقولی فی ذلک قول الائمۃ یعنی جس نے قبر کی نقل کی یا کوئی تمثال بنائی یعنی بدعت نکالی اور لوگوں کو اسکی طرف بلایا اور ایک نیا طریق ٹہرایا تو وہ اسلام کی حد سے باہر آیا یہی ہے قول ایمہ کا (من لا یحضر الفقیہ) انھم الفوا آباءھم ضالین ھم علی آثارھم یھرعون پرکار بند علم۔ ضریح۔ دلدل۔ وغیرہ رسومات بدعیہ کے پابند۔ لہذا موجودہ کردار سے خیر امۃ تو کجا۔ اگر حضرات ایمہ کا قول معتبر سمجھا جائے تو بمشکل دائرۂ اسلام میں شامل متصور ہونگے۔ دعوی محبت اور پھر انکے حکم سے تخلف ان ھذا من اعاجیب الزمن؛ تعزیہ کے ساتھ باجا بجایا جاتا ہے۔ علاوہ اسکے نامحرم عورات جو نوحہ گاتی ہیں اور مردان راگ کے طرز پر مرثیے پڑہتے ہیں جب غور اور انصاف سے دیکھا جائے تو اس قبیح فعل کی ایمۂ کرام نے سخت ممانعت کی ہے۔ امام سجادؑ فرماتے ہیں۔ انما یحتاج المرأۃ الی النوح حتی یسیل دمعھا ولا ینبغی لھا ان تقول ھجرا (دیکھو کلینی) راگ کی مذمت میں یہہ حدیث وارد ہوئی ہے الغناء رقیۃ الزنا یعنی راگ زنا کا افسون ہے (جامع الاخبار) واجتنبوا قول الزور قول زور سے مراد امام جعفر صادقؑ کے پاس راگ ہے۔ (دیکھو من لا یحضر الفقیہ) باوجود آیات ربانی اور ایمہؑ کے اقوال کے صراط مستقیم

روگردانی اختیار کریں تو کیونکر ائمہ کرام اور اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے پیرو تسلیم کیے جا سکتے ہیں یا کسطرح خیرامت کہلانے کے مستحق۔ جو فعل عند الشرع وعند عقل السلیم مذموم ہے جو لوگ اسکے ارتکاب کو وجہ نجات وہمیہ کا منشا یا انیاب الاغوال ہی کیونکر ثواب الا المودۃ فی القربیٰ متصور ہو سکتا ہے۔ اِسْتَحْوَذَ عَلَیْهِمُ الشَّیْطَانُ فَاَنْسٰهُمْ ذِکْرَ اللّٰهِ ائمہ علیہم السلام کی سچی پیروی وہی ہے جو احکامات ربانی پر کاربند ہوں نہ بانی تقلید کو اپنا پیر۔ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ۔ جب صریح حکم وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ وارد ہو چکا ہے تو پھر اولیات رکیکہ حمیت الجاہلیۃ کی نشانی ہے۔ اب ہم مجتہد صاحب کی نظر کو اس شعر پر مائل کرتے ہیں ۱ تعصی الالٰہ وانت تظهر حبه ؛ هذا لعمری فی القیاس بدیع ؛ لو کان حبک صادقًا لاطعتہ ؛ ان المحب لمن یحب مطیع ؛ افسوس رسم ورواج۔ وہم ووسواس داخل دین سمجھے جاتے ہیں شعائر الاوثان بتوں کے نشانیاں کوربا طن ملانوں کے پاس شعائر اللہ ٹھہرے۔ ختم اللہ علی قلوبهم وعلی سمعهم وعلی ابصارهم غشاوۃ خز عبیلات واہیہ میں منہمک۔ پھر دعوی ”حجۃ الاسلامی“ اور خیرامۃ زعم است اجابت۔ لاتلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق وانتم تعلمون ۲ لم تبق الا اسیر غیر منقلب ؛ وموثق فی عقال الاسیر مکبول ؛

---

۱ شمس الاخبار (مورخہ ۲۴ محرم ۱۳۳۲ھ) نے رسومات تعزیہ وعلم پر مدلل شیعی کتب سے ثابت کر دیا ہے کہ یہ بدعات مروجہ یہود اور بت پرست اقوام سے۔ یزیدیوں۔ شامیوں سے۔ مشابہت رکھتے ہیں۔ ہم یہاں یہ ایزاد کرنا چاہتے ہیں کہ اہل سنت بلحاظ اتحاد باہمی اہل تشیع کے مجالس عزا وغیرہ میں شریک ہوا کرتے ہیں لیکن بمصداق کل اناء یترشح بما فیہ بعض کوڑ مغز۔ متعصب۔ مغلوب الغضب۔ روضہ خوان ملا جنکو انسانیت۔ تہذیب وشائستگی۔ حلم وبردباری کا مطلق حصہ نہیں ملا۔ بہذا اہل تسنن کے بارہ میں دلخراش۔ طعن آمیز اور مذہبی حملے کرکے اپنا دل ٹھنڈا کرتے ہیں ۲ زکوزہ ہمان تراود کہ دروست۔ تعزیہ کے ساتھ اہل تسنن (جو سچے محبانِ اہل بیت ہیں) رہین کردہ سبائیہ انکے ساتھ ایسے وحشیانہ طور سے سلوک کرتا ہے جس کے روبرو اہل شام کی سنگدلی۔ قساوت قلبی بد تہذیبی بداخلاقی ہیچ ہے ۳ نیش عقرب نہ درپے کین ست ؛ مقتضای طبیعتش اینست۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ماثر نذانی مجتہد حال مقیم حیدرآباد دکن اور نواب حسن علی خان بہادر وغیرہ کا وعظ بالکل مہذبانہ پُر تاثیر۔ اعلی اخلاقی اصول پہ مبنی رہتا ہے۔ لعن طعن۔ شرمناک کنایے اشارے اور اہل سنت کی دل آزاری کو وہ نفرت وحقارت سے دیکھتے ہیں۔ انکی یہ وسیع الاخلاقی۔ تہذیب وشائستگی نجیب الطرفین شریف النسب ہونے کی وجہ سے ہے۔ کل شئ یرجع الی اصلہ ہم متوقع ہیں دوسرے واعظین انکے قدم بہ قدم چلینگے اور سچی اتباع ائمہ علیہم السلام کا ثبوت دینگے۔ ہم اہل سنت سے امید رکھتے ہیں کہ وہ آیندہ ایسے مجالس میں جس سے انکے شرف پر دھبہ انکے مذہب مقدس پر حملہ ہو شرکت سے اجتناب کرینگے ۴ این قول شنیدیم ز پیران طریق ؛ در بزم کہ عزت نبود دوری بہ ۱۲

قولہ خداوند تعالیٰ قلت کی مدح فرمایا ہے **اقول** نیچریوں۔ نصیریوں۔ مرزائیوں۔ بابیوں کی قلت تعداد کو کیا حقانیت مذہب پر استدلال کرتے ہیں۔ اگر آپکا یہی مدعا ہی تو یہ اعتراف کرنا پڑیگا کہ سبائیہ فرقے یا گروہ اثناعشریہ سے انکی تعداد قلیل ہے۔ جناب امیرؑ تو سواد الاعظم کو ترجیح دیتے ہیں۔ ناخلف متبعین قلت کو **ص** ان کنت تدرکہ نذالک مصیبۃ ؛ وان کنت لا فالمصیبۃ اعظم ؛

قولہ پیرایہ دین کا تقیہ ہے **اقول ص** برعکس نہند نام زنگی کافور۔ افسوس ہے کہ مجتہد لاثانی کو تقیہ اور نفاق میں امتیاز نہیں دو رنگی تو منافقی کی علامت ہی۔ کذب جھوٹ۔ منافقوں کا پیشہ ہے نہ کہ اہل ایمان کا۔ قال اللہ تعالی اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ یعنے تحقیق کہ منافقین جھوٹ کہنے والے ہیں۔ ایسے گندے اور بودے اعتقاد "منافقیت" کو پیرایۂ دین تصور کریں۔ پھر اسپر تفسیر بیضاوی سے تلبیسانہ۔ تدلیسانہ۔ استدلال ضعف دماغ۔ قلت معلومات۔ تنگ نظری کی علامت۔ اور چودھویں صدی کے عجائبات یا اسرار فریمشن سے ہے۔ ہم دلسوزی و ہمدردی سے منصف مزاج۔ صداقت پسند۔ ذی ہوش شیعیوں کو معلوم کراتے ہیں کہ وہ جناب امیر وائمہ رضی اللہ عنہم کے اقوال پر عمل کریں۔ نہ کہ بے علم جاہل پاگل کاذب ملانوں کی من گھڑت بفوات پر یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا کذب العبد تباعد عنہ الملک میلا من نتن ما جاء بہ یعنے جب بندہ جھوٹ کہتا ہی تو اسکی گندی بو سے فرشتہ ایک میل دور ہوتا ہے۔ حضرت مولی علیؓ فرماتے ہیں علامۃ الایمان ایثارك الصدق حیث یضرك علی الکذب حیث ینفعك (دیکھو نہج البلاغہ مطبوعہ طہران) حضرت علیؓ کے پاس (باوجود ضرر اور نقصان کے) صداقت۔ راستبازی۔ ایمان کی علامت ہی۔ لہذا اسکے برعکس کرنیوالے سے ایمان مفقود۔ حضرت ابی جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان الکذب ھو خراب الایمان یعنے مقرر جھوٹ ایمان کو خراب کرنیوالا ہے۔ وای برحال مجتہدان کورچشم کہ اپنے گروہ کو اسکے برعکس تعلیم دیکر چاہ ضلالت میں ڈھکیل رہے ہیں وَمَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ دین کا پیرایہ تقیہ (سفید جھوٹ یا نفاق ؟) بتلایا جاتا ہے فَطُبِعَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا یَفْقَهُوْنَ

قولہ تاویل ایسے نقل کی جو ظاہر اوسکا مخالف عقل کے ہو عقیدہ شیعیوں سے واجب ہی تا آنکہ مصدق عقل ہو .... ہم ماموربعقل سے پلنے پر ہیں **اقول** کمبخت نیچریونکا۔ معتزلہ کا بھی یہی عقیدہ ہی کہ وہ اپنے تخیلات و توہمات کو مبنی علی العقل سمجھتے ہیں۔ عقل کو ہمارے ملا صاحب اپنا رہبر بنانا چاہتے ہیں لیکن افسوس ہے کہ سبائیہ فرقہ کے عقاید کے کتب پر سرسری نظر ڈالی جائے تو انکا یہ کلیہ بالکل باطل ہو جاتا ہے۔ ہم بہت خوش ہوتے کہ اگر

مجتہد صاحب عملاً اپنی طرز معاشرت کو اپنے قول کے موافق ثابت کرتے۔ اب ہم سود بانہ منصف مزاج ناظرین کے روبرو سبائیہ فرقہ کے چند عقاید ذکر کرتے ہیں تا سوچیں کہ انکے مذہب کی حقیقت کیا ہے۔ جسپر وہ اپنے تاریک خیال تنگ نظر حواریوں کے روبرو ناز کرتے اور اتراتے ہیں۔ سالت اباعبداللہ عن الرجل یلعب بذکرہ فی الصلوٰۃ المکتوبۃ قال لاباس بہ (دیکھو استبصار) نعوذ باللہ فرض نماز میں یہ شرمناک فعل قال سالت اباعبداللہ عن عاریۃ الفرج قال لاباس بہ (دیکھو استبصار) واعصیتاہ ناموس وعصمت کی یہ وقعت مسئلہ لعت تبریٰ سے بڑھکر یہ بربادی بخش عاریۃ الفرج کا مسئلہ رسواکن ملتا ہے۔ غور کرو۔ ان اعمال پر بھی جنتیہ ہونیکا دعویٰ؟ ربع مسکون میں شاید ہی کوئی جنگلی وحشی قوم ہوگی جو حمیت وغیرت کو اسطرح بالائی طاق رکھدی ہو۔ یجوزان یبیع الامۃ وام ولدہ ومدبرہ ومملوکۃ لخیرہ (دیکھو ارشاد) ابوجعفر طوسی کی کتاب۔ اور حلیۃ المتقین میں چند ایسے شرمناک مسایل درج ہیں۔ ہم بلحاظ تہذیب وشایستگی اسکے تحریر سے مقصر ہیں۔ اے منصف مزاجو۔ ٹھنڈے دل سے بے تعصبی سے سوچو۔ آیا یہ عقاید کہاں تک عقل پر مبنی ہیں اسی بنا پر جیراست ہونیکا زعم؟ اسی تعلیم پر اسی وہم پرستی پر است اجابت کا دعویٰ؟ اے انصاف والو غور کرو۔

قولہ شیعیانکو تبرا باجہاد کرنے میں ثواب جا ہیے جانیں **اقول** سچ ہے ؎ دشنام بدہیے کہ طاعت باشد ؛ مذہب معلوم واہل مذہب معلوم۔ اہل عقل اور ذی ہوش۔ لعن وطعن سب وشتم تبرا بازی کو حقیر اور شرمناک گناہ سمجھتے ہیں وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَھْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّیَتَّخِذَھَا ھُزُوًا۔ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فانی اکرہ لکم ان تکونوا سبابین یعنے میں بہت ہی برا جانتا ہوں تمہارے واسطے یہ کہ ہو تم سب کرنے والے۔ (کشف الغمہ) اہل شام پر آپ کے بعض اصحاب لعن کرتے تھے (جیساکہ اب سبائیہ فرقہ کرتا ہے) توآپ نے ایک پرزور خطبہ پڑھا اور لوگوں کو اس شرمناک فعل لعن سے منع کیا (دیکھو نہج البلاغۃ۔ بدر الدجی صفحہ ۲۵۹) خداوند تعالیٰ لعن وطعن کرنیوالوں کو عذاب جہنم کی خبر دیتا ہے وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃٍ یعنے عذاب ہے ان لوگوں کیلئے جو غیبت اور لعن طعن کرتے ہیں۔ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ جنکو عقل سلیم سے بہرہ اور چشم بصیرت سے حصہ ملا ہے وہ ہرگز خدا اور رسول کے حکم کی خلاف ورزی کرکے مستحق عذاب نہیں بنتے۔ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا۔ پس کیونکر وہ ہواپرست کٹ ملا۔ خدا کے۔ رسول کے۔ اور امیرؓ کے خلاف حکم عمل کرکے متوقع ثواب ہوسکتے ہیں ؎ ہر انکہ تخم بدی کشت وچشم نیکی داشت ؛ دماغ بیہودہ پخت وخیال باطل بست ؛

انبیا کی فضیلت ایمہ پر

حد اعتدال سے تجاوز اکثر باعث گمراہی ہو جاتا ہے۔ دیکھیے نصاری نے مسیح کو۔ یہود کے ایک فرقہ نے عزیر علیہ السلام کو۔ ہنود نے اوتاروں کو فضیلت مین بڑہاتے بڑہاتے آخر ش درجہ ابنیت اور الوہیت پہ پہونچا دیا۔

چونکہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے اخیر عہد مین دیکہا کہ مسلمانون مین دو نئے فرقون نے جنم لیا ہے ایک خوارج جو آپکے حد درجہ کے دشمن اور سخت بدگو تھے۔ دوسرے روافض (پیروان و محبان عبد اللہ بن سبا یہودی) ہر دو گروہ اسلامی سچی تعلیم صراط مستقیم چہوڑ کر رفتہ رفتہ رفض۔ سب و شتم۔ لعن طعن تبرا بازی وغیرہ کو جزو دین۔ انصاب و علم پرستی کو رکن اسلام۔ شعایر الاوثان کو شعایر اللہ قرار دیا ہر دو فریق کے بارے مین آپنے صراحۃً کہدیا سیہلك فی صنفان محب مفرط یذھب به الحب الی غیر الحق و مبغض مفرط یذھب به البغض الی غیر الحق وخیر الناس من فی حال النمط الاوسط حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دو گروہ میرے لئے بالضرور ہلاک ہونگے ایک وہ کہ افراط (اور غلو) کرے میری محبت مین اس درجہ کہ وہ اسکو نا حق کیطرف کھینچے۔ دوسرا وہ کہ افراط کرے میرے بغض (اور عداوت) مین اسقدر کہ وہ اسکو ناحق کیطرف کھینچے۔ بہترین آدمیون کا وہ شخص ہے کہ افراط اور تفریط مین متوسط ہو (نہج البلاغۃ)۔ سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے قال امیر المومنین انما انا عبد من الرسول یعنے فرمایا جناب امیر نے جز این نیست کہ مین ایک غلامون سے رسول کے ہون (دیکھو کافی کلینی)۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نظر اس ناہنجار گروہ پر تھی کہ رفتہ رفتہ یہ انبیا علیہم السلام پر بھی ترجیح دینے لگینگے۔ اسی مصلحت اور دور اندیشی کے لحاظ سے آپنے صراحۃً نبی اور غیر نبی کے فرق کو ظاہر کر دیا۔ تا آیندہ

سلہ روافض جو صرف چند اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت اور اکثر سے بغض و عناد بلکہ تکفیر کرتے ہین ان کے مذہب کی بنا ایک یہودی سے ہے۔ ایک مورخ لکھتا ہے۔ "عبد اللہ بن سبا مرد یہودی تہا جب اسلام لایا اسنے آپکو محب جناب امیر بتایا۔ پس جیسا یہودیت مین بغلو قایل تہا کہ حضرت موسی کے یوشع وصی ہین۔ ویسا ہی اسلام مین جھگڑا انکا اکہ جناب امیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی ہین۔ وہ اول شخص ہے جو آپ کی امامت کے فرضیت کا قایل ہوا اور تبرا اور تکفیر کی راہ چلا۔ پس انکا مذہب یہودیت سے ماخوذ ہے۔" (دیکھو منہج المقال) اور ایک مورخ لکھتا ہے "جناب امیر نے عبد اللہ بن سبا اور اس کے روافض متشیعین کو حکم آگ مین جلا دینے کا فرمایا تو ابن سبا اور اس کے مقلدین نے بطور تقیہ توبہ کی۔ لہذا جناب امیر نے اس گروہ ضالہ کو جانب مداین جلا وطن کر دے۔"

(دیکھو تفصیل کے لئے بدر الدجی صد ۱۵۳)

حق اور باطل مین امتیاز اور حجت قایم رہے۔ کتاب النواقض مین شیراز کے ایک نامور فاضل لکھتے ہین
من قال ان اماماً من الایمۃ افضل من نبی من الانبیاء فھو ھالک" یعنے جو شخص کہ کہا تحقیق کہ امام افضل ہے نبی سے تو وہ ہالک ہو۔ اور لکھا ہے ان کل نبی افضل من کل ولی یعنے کہ ہر نبی افضل ہے ہر ولی سے (دیکھو کتاب النواقض) امام ہمام سید عالیمقام زید ابن علیؓ بھی انبیا کو غیر انبیا پر فضیلت دیتے ہین۔ اسکے برعکس عقیدہ رکھنے والے سبائیہ فرقہ کو گمراہ سمجھتے ہین" ابن بابویہ بھی صادق رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کرتا ہے کہ ان الانبیاء احب الی اللہ من علی" جسکو جہال حشویہ تقیہ یعنے نفاق سے تعبیر کرتے ہین ؎ ہر کس بخیال خویش خبطے دارد۔
نامور شیعی فضلا معترف ہین کہ جناب امیرؓ کی فضیلت اور بزرگی صرف نبیؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دامادی کی وجہ سے ہے ورنہ شرف صحابیت اور فخر قرابت کے اعزاز سے عقیل بن ابیطالب بھی ممتاز ہین۔ باوجود اسکے وہ حضرت علیؓ کے رتبہ کے مساوی نہ ہوسکے۔ فریقین کے محققین کے پاس انبیا علیہم السلام کی عظمت۔ وقعت۔ تقدس مسلم ہے۔ باوجود اسکے انبیا پر غیر انبیا کی ترجیح اخفاءِ حق اور مخترعاتِ عبداللہ بن سبا یہودی اور غلاتِ حشویہ سے ہے۔ نہ کہ اقوال ائمۂ ہدی سے۔
مہمات دینی مین مرزا عبدالباقی اصفہانی اور شریف علی خان (جو زمانۂ حال کے روضہ خوان ملا ہین) انکے ذاتی توہمات اور مباحثے بغیر استدلال احادیث صحیحہ و اقوال ائمہ کے سنداً پیش ہو تو کیونکر معتبر اور قابل وقعت ہوسکتے ہین۔ طرفین کے احادیثِ صحیحہ اور اخبار متواترہ سے صرف مناقب اور بزرگی سیدنا حضرت علیؓ کی ثابت ہوتی ہے لیکن انبیا پر آپکی فضیلت اسکا نہ قرآن سے نہ حدیث سے پتا چلتا ہو۔ البتہ یہ اعتقاد نصیریہ اور سبائیہ کا ہو۔ انکو ہی مبارک! باقی رہا آیہ مباہلہ انفسنا سے شرکت و استواے نبیؐ و علیؓ کا زعم بچند وجوہ باطل ہے کیونکہ عدم شرکت و استوا بجمیع صفات اجماع و تواتر سے ثابت ہو۔ نبوت ختم رسالت۔ نزول وحی خصیصہ آنحضرتؐ کا تھا جسمین حضرت علی شریک نہ تھے اور جناب امیر کو معترض نبی نہین سمجھتا بھر شرکت و استوا کا دعوی پوچ و لچر ہے۔ اور حضرت علیؓ کے حدیث کے خلاف۔ کل فرق اسلام کا اعتقاد باستثناء چند اس امر پر ہے کہ ولا یبلغ الولیؓ درجۃ الانبیاء یعنے کوئی ولی نبی کے درجہ پر نہین پہونچتا ہے" اہل سنت کے پاس فضلیت نبی کی ولی پر یقینی اور قطعی ہے۔ یہ قول کہ الولایۃ افضل من النبوۃ یعنے ولایت نبوت سے افضل ہے" یہ نہ قرآن کی آیت ہے نہ حدیث۔ نہ ائمہ کرام کا قول۔ باوجود اسکے کاتب معہود اپنے تخیلات اور توہمات کی عمارت اسپر قایم کرین تو

محققین کے پاس انکے عقاید کی بنیاد کہوکلی اور منہدم ہوجائیگی۔ اگرہم اس عندیہ باطلہ کو تھوڑی دیر کیلئے تسلیم بھی کرلین تاہم انکے مجرد دعوے پر حجّت و برہان قایم نہین ہوسکتی۔ صرف ولایت کی ترجیح نبوّت پر ظاہر ہو لیکن اما ولی کی نبی پر فضیلت اور ترجیح ثابت نہین ہوسکتی۔ کیونکہ ولایت قربت مع اللہ ہے اور استفاضہ جناب باری سے۔ اور انبیا کی نبوت افاضۂ کمالات۔ اور ہدایت بنی نوع ہے۔ عند المحققین نبی ہر دو نسبت (قربت الی اللہ اور ہدایت خلق) کا جامع ہے نبی کی فضیلت لاریب یقینی اور بدیہی ہے۔ سعد الدین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہین "بان النبی متصف بالمرتبتاین وانه افضل من الولی الذی لیس بنبی" (دیکھو عقاید نسفی) محی الدین عربی وغیرہ کی بھی یہی راے ہے جس سے غلط نتیجہ اخذ کرنا کاتب معہود کی سادہ لوحی ہے۔ ملا علی قاری لکھتے ہین "فما نقل عن بعض الکرامیة من جواز کون الولی افضل من النبی کفر وضلالة والحاد وجهالة"۔ (دیکھو شرح فقہ اکبر صـ ۱۳۹) سبائیہ و حشویہ فرقے کے ہان فضیلت مین غلو اور افراط و تفریط ایک معمولی امر ہے۔ شرمناک فعل متعہ کے مرتکب کو گو وہ کیسا ہی کیون نہو ایمہ کے درجہ تک پہونچا دیتے ہین (نعوذ باللہ) یہود کی یہہ چالبازی قابل حیرت ہو کہ انہون نے اکابران اسلام کی تنقیص شان اور توہین کو اسی فرقہ کے بعض افراد سے کرانیکے منصوبے مین بذریعۂ عبد اللہ بن سبا یہودی کامیابی حاصل کی اب ہم بزرگان دین کی تنقیص شان مین (باوجود محبت کے دعوے کے) جو شرمناک اور باعثِ ذلت روایات فرقۂ سبائیہ سے منقول ہین درج کرتے ہین سوچو! توبہ کرو!! "کہ جو کوئی ایک بار متعہ کرے درجہ حسینؓ کا پاوے۔ اور جو دو بار کرے درجہ حسنؓ کا پاوے اور جو تین بار متعہ کرے درجہ علیؓ کا پاوے (واہ عجب محبت اہل بیت ہی!) اور جو کوئی چار بار متعہ کرے رسولؐ اللہ کا درجہ پاوے" (عیاذاً باللہ) جسدم یہ شرمناک (اور برباد کن تمدن) فعل متعہ کرکے باہم فاعل و مفعول بیٹھتے ہین اون پر فرشتے نازل ہوتے ہین اور انکی پاسبانی کرتے ہین یہانتک کہ وہ اپنا جلسہ برخاست کرین اور جو کچہہ کہ باہم گفتگو کرتے ہین وہ کلمات تہلیل و تسبیح بنجاتے ہین۔ اور جب ایک دوسرے کا ہاتہہ پکڑین تمام گناہ انگلیون کے پورون سے نکل پڑتے ہین اور جب ایک دوسریکا بوسہ لین حق تعالی ہر بوسہ پر ثواب حج و عمرہ کا لکھدیتا ہو (نعوذ باللہ من ہذہ الھفوات) اور جب ...... کرین تو ہر ...... پر حسنات پادین مانند کوہہاے بلند کے اور جب ...... فارغ ہوکر غسل کے واسطے مشغول ہون خدا تعالی فرشتون سے فرماتا ہے کہ دیکھو میرے دونون بندون کو کہ یہہ اعتقاد رکھتے ہین کہ مین انکا پروردگار ہون گواہ ہوجاؤ کہ مین نے قطعی انکو بخشدیا اور جو پانی کہ بالون سے ٹپکتا ہے

ہر ایک بال پر نیکی لکھی جاتی ہے اور برائی دور کیجاتی ہے" (خلاصۃ المنہج) اسی انصاف والو ٹھنڈے دل سے اور بھی دلچسپ اور باذاق اعتقادات سبائیہ سنئے اور سه انصاف کو نہ دیجئے زنہار ہاتھ سے۔

"کہ جب مرد ممتع و عورت متمتعہ غسل سے فارغ ہوتے ہین او ہنون کے ہر ایک قطرۂ آب غسل سے فرشتے پیدا ہوتے ہین اور وہ اوسکی تسبیح اور تقدیس کرتے ہین اور ثواب اسکا فاعل و مفعول کے واسطے قیامت تک ہے"

(دیکھو بدر الدجی صت ۱۷۳ واظہار الہدی صت ۱۱۶)

متعہ کی تحقیق

رسم متعہ قدیم جاہلیت کی عادتون سے تہا۔ ابتداء اسلام مین مثل شراب کے اسکی حرمت کا حکم وارد نہین ہوا تھا اسلئے ابتدائی غزوات مین اسکی اجازت عطا کی گئی لہ (یہ رسم ہنوز ملیبار کے بت پرستون مین عام طور سے مروج ہے۔ انکا یہ عقیدہ ہے کہ برہمنون سے انکے مستورات متمتع ہون۔ تو انکے لئے وہ گویا جنت کی سرٹیفکٹ اور اعلی درجہ کا ثواب ہے۔ گورنمنٹ مدراس نے انکا یہہ شرمناک وحشیانہ قدیم رسم منسوخ کرکے اسکے بجائے انکو ازدواج دایمی پر مجبور کرنے لیجس لیٹو کونسل مین ایک مسودۂ قانون بھی پیش کیا۔ لیکن بعض ممبرون کی مخالفت سے وہ مسترد ہوگیا) یہ عجیب رسم اور حیرت انگیز ثواب مین مساوی طور پر ملیباری بت پرست اور انصاب پرست (گروہ سبائیہ) مشترک ہین لیکن گروہ سبائیہ (برخلاف ملیباریون کے) اپنے ہان کی دوشیزہ اور شریف زادیون کو اس عظیم الشان ثواب سے محروم رکھا کرتے ہین۔ صرف مفلوک الحال غریب عورات کو اس سعادت اندوز کراتے ہین۔ حالانکہ یہ فعل بقاء دین کا ذریعہ تصور ہو رہا ہے۔ پھر اس سے متمولین اور دوشیزگون کی حرمانی یہ ایک راز سربستہ ہے سه اسی بنا دجوئی حشت احتاء ؛ منہا یری الایقاد لا الانقیاد۔

اب ہم اسکے عدم جواز پر بطور اختصار بحث کرینگے۔ جن طبایع پر ہوا پرستی و سوسۂ شیطانی کا پورا پورا اثر ہو چکا وہ نہ قرآن و حدیث پر عمل کرینگے نہ ایمۂ کرام کے اقوال پر۔ قرآن سے حدیث سے ائمہ کے اقوال سے متعہ کے غیر مشروع اور ناجایز ہونے کا بین ثبوت موجود ہے۔ جو لوگ اہل بیت کی محبت کا جہوٹا دم بھرا کرتے ہین

سه لہ بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کو ہمیشہ کے لئے ناجایز قرار دیا جیسا کتب شیعہ اور سنی سے ظاہر ہے ۱۲

سه تاریخ مدراس مین ایک معمر تعزیر یافتہ حاجی کے متعہ کا واقعہ جو اپنی شرافت۔ نجابت۔ دیانت۔ اسلامیت کو بالای طاق رکھکر دعوت فاتحہ کے مقدس تقریب پر اپنے ہی ایک جواری کی جایز منکوحہ کے ساتھ القاء دین کی توقع پر حظ استمتاع اور اسکے بعد واقعات یادگار زمانہ رہینگے۔ سه ومہما یکن عند امرئ من خلیقۃ ؛ وان خالہا تخفی علی الناس تعلم ؛ سه کوئی ہنستے ہنستے نہ لے جنس جزا اعمال کو ؛ کوئی حال سوی ملک عدم چڑھتا ہے۔ ۱۲

وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے فرمان واجب الاذعان کی عدم تعمیل اور نافرمانی سے اپنے آپکو جھوٹے اور بڑے نام متبعین ثابت کر رہے ہین تو پھر کیونکر وہ خیرامت کا زعم اورامت اجابت کا دعوی کرینگے انصافاً مجاز ہو سکتے ہین ؟ یہ آیہ کریمہ فما استمتعتم بہ منہن فاٰتوھن اجورھن فریضۃ من اللہ سے جہال سبائیہ کا استدلال متعہ محض عدم وقفیت علم لغات پر مبنی ہے۔ شیخ طبرسی شیعی لکھتا ہے فما استمتعتم کے لغوی معنے فایدہ لینا اصطلاحی معنے وطی و دخول کے ہین اور اسپر دلیل کلمۂ فا جو تعقیب کے واسطے مدلل ہے کیونکہ تعقیب فرع ہوتا ہے اصل یا سبق جملہ کا پس جملۂ سابق مین بیان مہر و نکاح کا ہے" لہذا معنی وطی و دخول کی موزون ہے نہ کہ متعہ کی (تفصیل کیلیٔے دیکھو تفسیر مجمع البیان) قلیل البضاعت کم مایہ ملاؤن کو آیہ مذکورہ سے جو متعہ کا توہم ناشی ہونیکا احتمال ہے وہ ان آیات سے کالعدم ہو سکتا ہے اگر انصاف اور غور سے دیکھین قولہ تعالی اِلَّا عَلٰی اَزْوَاجِھِمْ اَوْمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ فَاِنَّھُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَاۤءَ ذٰلِکَ فَاُولٰۤئِکَ ھُمُ الْعَادُوْنَ فرماتا ہے فَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَۃً اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ اور فرماتا ہے وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ مِنْکُمْ طَوْلًا اَنْ یَّنْکِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ الی قولہ ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ الْعَنَتَ مِنْکُمْ اور نیز فرمایا وَلْیَسْتَعْفِفِ الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ نِکَاحًا حَتّٰی یُغْنِیَھُمُ اللہُ مِنْ فَضْلِہٖ۔ ان آیات سے متعہ کا حکم ابتدائی ساقط اور منسوخ ہو جاتا ہے۔ متعہ کی حرمت پر احادیث صحیحہ بھی مروی ہین۔ چنانچہ جناب امیرؓ (قرآنی حقایق و معارف۔ حدیث کے دقایق اور اسکے اصلی معنی موجودہ پاگل جاہل متعصب ملاؤن سے بڑھکر سمجھتے تھے۔ آپ) نے متعہ کی حرمت پر صراحۃً یہ کہدیا" حرم رسول اللہ لحوم الحمر الاھلیۃ ونکاح المتعۃ" یعنے حرام کیا رسول اللہ نے اہلی گدہونکا گوشت اور نکاح متعہ (دیکھو اہل شیعہ کی معتبر کتاب استبصار) مجالس المومنین مین لکھتا ہے" کہ اگر متعہ روا بودے امام برحق چرا التفات بنکاح و طلاق فرمودے" (بدر الدجی صـ۱) حضرت علیؓ نے ابن عباس کو متعہ سے نہی کہا ہے" قال امیرالمومنین لابن عباس انک رجل تائۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن المتعۃ (دیکھو محاسن برقی شیعی) ان دلایل سے قطعاً یہ ثابت ہوا کہ متعہ عند محققی الشیعہ حرام ہے۔ حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہین " خدا کی قسم متعہ ممنوع اور حرام ہے" (تفصیل کے لئے دیکھو فقہۃ الرضا) ؎ زمین شورہ سنبل بر نیارد درو تخم عمل ضایع مگردان ؎ لازم ہے اجتناب معاصی سے غافلو کیا داستان سنی نہین قوم ثمود کی متعہ کی حرمت کتب اہل تشیع سے صراحۃً ثابت کر دیگئی۔ لہذا اس فعل قبیح کی اولاد۔ محققین شیعہ کے پاس بلا شبہ

مجہول النسب۔ محروم الارث متصور ہوگی۔ پس ایسی بدطینت ذریت سے سوائے بدگوئی۔ دریدہ دہنی عیب جوئی۔ سب وشتم و بدظنی اہل بیت کرام وصحابۂ عظام[۱] وتخلف ورزی احکام خدا ورسول وانصاب پرستی کے کون فعل منصۂ ظہور پر جلوہ گر ہوگا سے ہر کسے بر خلقت خود می تند ؛ اہل نظر کا یہ کہنا بیجا نہوگا کہ یہ لوگ باوجود زعم تولا وحب آل رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے یزید پلید سردار تبرائیان کی (جسکی مذمت مین عربی مؤرخین لکھتے ہین "هو اباح الخمور والفروج) پیروی کرتے ہین اور ائمہ کے حکم محکم سے تخلف سے مجتہد گشتی وآگہ نیستی ؛ خود کجا و از کجا و کیستی ؛ مولی علیؓ اور ائمہ کرام حرمت متعہ کے قائل ناخلف۔ غال سفہا جواز اور حلت کے مقر سے خلاف پیمبر کسے رہ گزید ؛ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید ؛ سیہ کار جہلا کے پاس یہ شرمناک حرام کاری ذریعۂ ابقاء دین ! اور مولی علیؓ کے پاس منہی عنہ۔ اب ہم کتب اہل سنت سے اسکی حرمت جو حد تواتر کو پہونچ گئی ہے بطور اختصار درج ذیل کرتے ہین۔ تا مخالفین کی ابلہ فریبی سے قوم محفوظ رہین۔ سیوطی لکھتے ہین "نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المتعة" یعنے نہی کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ سے (دیکھو جامع الصغیر جلد ۲ صفحہ ۱۴۲) سنن ابن ماجہ مین ہے عن علی ابن ابی طالب رضی الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن متعة النساء يوم خيبر روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے تحقیق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہی کیا عورتون کے متعہ سے خیبر کے روز (سنن ابن ماجہ صفحہ ۱۴۲) "عن ابن عمر قال لما ولى عمر بن الخطاب رضى الله عنه خطب الناس فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذن لنا فى المتعة ثلاثا ثم حرمها والله لا اعلم احدا يتمتع وهو محصن الا رجمته بالحجارة" الخ (سنن ابن ماجہ صفحہ ۱۴۲) حجۃ الوداع مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کردیا جو قیامت تک حرام رہیگا "ايها الناس انى قد كنت آذنت لكم فى الاستمتاع الا وان الله قد حرمها الى يوم القيمة (سنن ابن ماجہ)

---

[۱] علامہ ذہبی "تاریخ الاسلام" مین جو تین جلد کی کتاب ہے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے بیحد فضائل بیان کئے ہین (دیکھو جلد ۲ بحث خلافت) حضرت عثمانؓ کی تنقیص شان مین کوئی روایت مطلق نہین ہے سے وان تدبرت مقالی قلت صدق ؛ مخالفین کا اتہام ذہبی پر بے اصل اور لغو ہے اور انکے تخیلات اہل علم کے پاس بے وقعت ہین سے تخیل زور کان زور خیالها ؛ لمشبهه عن غیر رؤیا ورؤیة ؛ ذہبی تو روافض کے جانی دشمن ہین انکو مشرک کہا ہے بلحاظ انکی دریدہ دہنی و بدگوئی وسب وشتم اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و انکار قرآن و انصاب پرستی کے اخرج الذهبى عن ابن عباس رضى الله عنهما مرفوعا يكون فى آخر الزمان قوم يسمون الرافضة يرفضون الاسلام فانهم مشركون" ۱۲

عن الربیع بن سبرة عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن نکاح المتعة ۔ روایت ہے ربیع بن سبرہ سے اوسنے نقل کیا اپنے باپ سے تحقیق کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نکاح سے متعہ کے۔ (شرح مسلم للنووی ص۴۳۱) ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی یوم الفتح عن متعة النساء (شرح مسلم جلد ۳ صفحہ ۴۳۱) بخاری مین ہے ان علیا رضی الله عنه قال لابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن المتعة یعنے تحقیق کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کردیا متعہ سے (شرح صحیح بخاری لقسطلانی جلد ۸ صفحہ ۴۸) اہل سنت کے پاس متعہ کی حرمت پر اجماع ہوچکا۔ ابتدائی جواز کے حکم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منسوخ کردیا قال ابو عبدالله وبینه ای حکم المتعة علی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه منسوخ وقد وقع الاجماع علی تحریمها (شرح صحیح بخاری جلد ۸ صفحہ ۴۹) مجتہد صاحب لاثانی کا یہ دعوی کہ "متعہ جایز ہے نزدیک مالک کے" قابل مضحکہ ہے۔ مالک رح متعہ کے ہرگز قایل نہین بلکہ فاعل پر حد تجویز فرماتے ہین۔ ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن متعة النساء یوم خیبر وعن اکل لحوم الحمر الانسیة (دیکھو مؤطا الامام مالک رح) شیعہ مین ایک مجتہد مالک[5] نام گذرا ہے جسکے اشتراک اسم سے صاحب ہدایہ التباس مین پڑا (دیکھو قبقاب صفحہ ۲۹) ابن نجیم لکھتا ہے۔ ان ما فی الهدایة من نسبته الی مالک فغلط کما ذکره الشارحون (دیکھو بحر الرایق) قاضی عیاض مالکی لکھتے ہین "وقع الاجماع من جمیع العلماء علی تحریمها الا الروافض" خطابی لکھتے ہین تحریم المتعة کالاجماع الا عن بعض الشیعة۔ علامہ مازری لکھتے ہین تقرر الاجماع علی منعه ولم یخالف فیه

[5] ابن ادریس نامی ایک نصیری مذہب شیعی شاعر بھی ہے اشتراک کنیت کی وجہ سے امام شافعی مین اور اسمین کم علم لوگ امتیاز نہین کرسکتے اس شاعر نے بہت سے اشعار خلاف اصول مذہب شافعی کہے ہین۔ منجملہ اسکے ؎ علی ربه ام ربه الله ۞ اور کہتا ہے ؎ قف ثم نادیا نبی لمحمد ۞ اور بھی بہت سے ہفوات خلاف اسلام اس نصیری سے منقول ہین (تفصیل کیلیے دیکھو قبقاب ص ۹۳) اسی طرح ابو حنیفہ بصری ایک متعصب رافضی تہا تاریخ بغداد اسکی تصنیف سے سمجھی جاتی ہے جسمین بیحد یاوہ گوئی کی گئی ہے۔ شافی شرح کافی مین لکھا ہے "ابو حنیفہ شیعی رافضی بصری فقہ کو خوب جانتا تہا اور اجتہاد کرتا تہا۔ بدگوئی اور بغاوت کے باعث مع اپنے اتباع کے خلیفہ کے حکم سے قتل کیا گیا" امام اعظم ابو حنیفہ مجتہد اہل سنت انکے پاس صحابہ کی تکفیر اور توہین کرنیوالا۔ اور ابو بکر صدیق رض کی صحابیت کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ شرح فقہ اکبر مین ہے واما من انکر صحبة ابی بکر فیکفر لکونه انکار النص القران (صفحہ ۱۸۹) امام اعظم تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو افضل صحابہ قرار دیتے ہین جسکا انکار گویا بداہت کا انکار ہے۔ وہ لکھتے ہین وافضل الناس بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم ابو بکر ن الصدیق (دیکھو شرح فقہ اکبر ص ۶۹) یہ تو امام اعظم کا قول ہے اسکے برعکس مخالفین کا اتہام افترا ہے۔ ؎
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۞ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ۔ ۱۲

الاطایفۃ من المبتدعۃ۔ ابوزید مالکی قیروانی لکھتے ہین ولایجوز نکاح المتعۃ وھو النکاح الی اجل" ابوالحسن رح کہتے ہین علی انہ لایجوز اجماعًا" ہدایہ حنفی فقہ مین لکھا ہی ونکاح المتعۃ باطل (ہدایہ جلد ا صفحہ ۱۹۶)

اہل بیت اور صحابہ سے بغض

اہل بیت اور صحابۂ کرام کے فضایل اور منقبت مین بہت سے احادیث صحیحہ اور ایمۂ کرام علیہم السلام کے اقول کتب شیعہ مین وارد ہوے ہین باوجود اسکے روافض کا انسے بغض وعناد۔ توہین وتکفیر یہ ثابت کر رہی ہے کہ یا تو عبداللہ بن سبا یہودی کے شیعہ ہین یا خوارج نواصب کے برادر ہم عقیدہ "سگ زرد برادر شغال" اہل تشیع کے معتبر کتب مین ہے جو کوئی صحابہ کو برا کہے دُرّے لگاؤ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سبنی فاقتلوہ ومن سب اصحابی فاجلدوہ" (دیکھو جامع الاخبار) اور نیز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعولی اصحابی میرے اصحاب کو میرے لئے چھوڑو (استقصاء الافحام) اس سے مراد یہ کہ آپکے حقوق صحبت کی انکے حق مین رعایت کرو اور انکی عیب جوئی نکرو۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اھتدیتم" یعنے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے اصحاب مثل ستارون کے ہین انمین سے جس کسی کی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے۔ عیون اخبار مین جو شیعہ کے معتمدین کتب سے ہے لکھا ہے "سئل الرضا علیہ السلام عن قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اھتدیتم وعن قولہ دعولی اصحابی" فقال ھذا صحیح" امام حسن عسکریؒ لکھتے ہین پیغمبر خدانے ہجرت کی شب مین ابوبکر صدیق سے کہا کہ "جعلک منی بمنزلۃ السمع والبصر والراس من الجسد وبمنزلۃ الروح من البدن" (تفسیر منسوبہ حسن عسکریؒ) مولی علی نے برسر منبر کہدیا کہ ابوبکر صدیق اور عمر رضی اللہ عنہما کا دشمن دین اسلام سے خارج ہے۔ یحیی بن حمزہ نے ایک طویل روایت حضرت ابوبکر اور عمر کے فضایل مین جناب امیر سے نقل کی ہے اسکے چند فقرے یہ ہین لایحبھما الامومن فاضل ولایبغضھما الاشقی مارق وحبھما قربۃ وبغضھما مروق (دیکھو الطرائق المحامۃ) ابن بابویہ قمی لکھتا ہے "عن الحسن ابن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابابکر منی بمنزلۃ السمع وان عمر منی بمنزلۃ البصر وان عثمان[سلہ]

سلہ تاریخ الخلفا مین حضرت علیؓ سے حضرت عثمانؓ کے فضایل مین احادیث منقول ہین۔ اسیطرح جناب عایشہ صدیقہ سے بھی۔ امالکوئی روایت حضرت عثمان کی تنقیص شان مین عایشہ صدیقہ سے تاریخ الخلفا مین مذکور ہی نہین ہے۔ من گھڑت اتہام کرنیوالون کی شان مین آیۃ لعنۃ اللہ علی الکاذبین وارد ہوئی ہے سہ دست بیچارہ چون بجان نرسد ۔ چارہ جز پیرہن دریدن نیست ۔ انتراپردازی بدگوئی خوب نہین سہ چشم بداندیش کہ برکندہ باد ۔ عیب نماید ہنرش در نظر ۔ ۱۲

منی بمنزلۃ الفواد" یعنے امام حسن علیہ السلام روایت کرتے ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکر بمنزلہ میرے سمع کے ہی اور عمر بمنزلہ بصر کے اور عثمان بمنزلہ دل کے" (دیکھو معانی الاخبار) امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ" لست بمنکر فضل ابی بکر ولست بمنکر فضل عمر ولکن ابابکر افضل من عمر" یعنے مین ابو بکر صدیق اور عمر فاروق کی فضیلتون سے انکار نہین کرتا لیکن ابو بکرؓ عمرؓ سے افضل ہین (احتجاج طبرسی)۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی نسبت فرمایا ہی" هما امامان عادلان قاسطان کانا علی الحق وماتا علیہ فعلیهما رحمۃ اللہ یوم القیمۃ" علی بن عیسی اردبیلی اثنا عشری نے اپنی کتاب کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ مین لکھا ہے" کسی شخص نے امام باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ تلوار کے قبضے کو حلیہ کرنا درست ہی یا نہین تب امام نے جواب دیا کہ ہان اسلئے کہ ابو بکر صدیق کی تلوار کے قبضے پر بھی حلیہ چاندی کا تہا۔ راوی کہتا ہے کہ اسنے امام سے عرض کی کہ یا حضرت آپ بھی ابو بکر کو صدیق کہتے ہین یہ سنتے ہی امام اپنی جگہہ سے اچھل پڑے اور کہنے لگے کہ ہان وہ صدیق ہے ہان وہ صدیق ہے ہان وہ صدیق ہی جو کوئی اسکو صدیق نہ کہے خدا اسکی دنیا و آخرت مین تصدیق نکرے۔" اصحاب کرام کے فضایل مین احادیث اور ایمہ علیہم السلام کے اقوال بکثرت مروی ہین۔ جو شاید اہل انصاف پر بھی اظہر من الشمس ہونگے۔ باوجود اسکے جعلسازی ابلہ فریبی بددیانتی تنگ ظرفی سے برخلاف تعلیم ایمہ علیہم السلام اصحاب کبار پر متعصبانہ غیر شریفانا نا ملایم حملے۔ معترضین کی سفاہت۔ کمظرفی کی صریح دلیل۔ پیروی عبد اللہ بن سبا یہودی۔ کا بین ثبوت ہی۔ ؎ مہ فشاند نور سگ وع وع کند ۞ سگ ز نور ماہ کے مرتع کند۔ سفہا کی بدگوئی سب وشتم۔ دریدہ دہنی سے انکی ہی طینت اور فطرت منکشف ہوتی ہے۔ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ان ہفوات کا کچھہ اثر مترتب نہین ہو سکتا۔ سچ ہے ؎ تف برویش باز گردد چشیکے ۞ تف سوی گردون نیاید مسلکے؛ مخالفین کی گندہ دہانی بد تہذیبی کا یہی علاج ہے ؎ دشنام گو و بد خیسے ۞ چارہ نبود بجز شنیدن؛ گر پای کسی سگے گزیدہ؛ باسگ نتوان عوض گزیدن؛ انکی بدگوئی۔ دریدہ دہانی۔ گندہ زبانی سے آل رسول اللہ اولاد علیؓ اور خاتون جنتؓ کے جگر پارے۔ ایمہ کے نور چشمان؛ بچ سکے ؎ خوی بد در طبیعتیکہ نشست ؛ نرود جز بوقت مرگ از دست ۞ تو پھر کیونکر اس فرقہ سبائیہ کے سب وشتم لعن طعن سے اصحاب رسول اللہ نجات پا سکتے ہین۔ ؎ طعنہ بر پاکان زدن بد طینتان را خوب نیست ۞ رتبہ گم کرد از سلیمان ہدہد از گہ خوار یش۔

اہل بیت کے فضایل اور بزرگی مین بکثرت احادیث آئی ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین

انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی۔ اور نیز فرمائے۔ مثل اهل بیتی کمثل سفینۃ نوح من رکب فیھا نجی ومن تخلف عنھا فقد غرق۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کتاب اللہ اور عترت کو چھوڑ گئے ہین۔ اگر انکو لین تو گمراہ نہونگے۔ تعجب تو یہہ ہے فرقہ سبائیہ نہ عترت رسول اللہ کی پیروی کرتا ہے نہ کتاب اللہ کی ہدایت سے سچا استفادہ۔ دیکھیئے مجتہد زرارہ جو افقہ اور اعلم بلکہ امام اعظم فرقہ ہے سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام کے حق مین بدگوئی۔ لعنت کرتا ہے (دیکھو منتہی الکلام) اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی عترت کے ساتھہ بلا تخصیص و بلا تعین عام طور سے محبت حسن ظن رکھنی لازمہ اہل اسلام ہے۔ اگر اہل انصاف غور اور بے تعصبی سے دیکھین تو فرقہ سبائیہ کی ناصبیت۔ خارجیت ان پر ہویدا و منکشف ہوگی۔ حسن ابن حسن مثنیٰؓ۔ اور عبداللہ محضؓ اور نفس زکیہؓ کو کافر اور مرتد بتاتے ہین جعفر ابن موسی کاظم اور جعفر ابن علی برادر حضرت امام حسن عسکری کو کذاب کہتے ہین (دیکھو عقاب ص۵۶) حالانکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم عام طور سے اپنی اولاد کے ساتھہ محبت رکھنے کی تاکید فرماتے ہین اکرموا اولادی من مات علی حب آل محمد مات علی السنۃ والجماعۃ یعنے میری اولاد کو گرامی رکھو اور جو مرے آل محمد کی محبت پر تو وہ مرا سنت و جماعت پر" (جامع الاخبار) باوجود ان احادیث کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کے ساتھہ (مثل خوارج نواصب اور یزیدیون کے) بغض و عناد رکھتے اور کذاب مرتد کہتے ہین ~~ ہیچ کافر نکند آنچہ محبان کردند ؎ زید بن علیؓ اور یحیی بن زیدؓ سے عناد قلبی رکھتے ہین۔ ابراہیم بن موسی کاظمؓ کو کذاب اور ابراہیم بن عبداللہؓ کو اور زکریا ابن محمد باقرؓ کو اور محمد بن عبداللہ بن الحسینؓ کو اور محمد بن القاسمؓ اور یحییؓ کو کافر و مرتد کہتے ہین (فتاوی عزیزی صفحہ ۲۱۰) ~~ مہ فشاند نور و سگ عو عو کند ؎ ہر کسی بر خلقت خود می تند ؎ وللہ در من قال ~~ لو کنت صادقا بحبہم ما کفرتہم یا ایھا الزندیق ؎ بدگو۔ طاعن۔ مثل یزید پلید و خوارج کے آل نبی کے دشمن ہین۔ انکے صرف چند افراد اہل بیت سے محبت رسمی ہے اور باقی دو دمان مرتضوی سے اور اصحاب نبویؐ سے بغض و عناد۔ بے ادبی

~~ مخالفین کا مدارج النبوہ کے حوالہ سے یہ بے اصل اتہام کہ" صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے دو سو درہم کے اونٹ کو رسول خدا کے ہاتھہ پر نو سو درہم کو فروخت کیا" بالکل غلط افترا ہے۔ جو لوگ جھوٹ اور تقیہ کو پیرایہ دین سے سمجھتے ہین انسے صداقت و راستبازی کی توقع امر محال ہے۔ مدارج النبوہ کوئی نایاب نہین متعدد نسخے ہمدست ہو سکتے ہین اسمین اس قسم کی تدلیس بالکل آئین شرافت و انسانیت کے خلاف ہے۔ اس کتاب مین دو سو درہم کا ذکر ہی نہین (دیکھو، ہجرت کا بیان) ~~ بصنعت گر بیارائی دروغی ؎ نگیرد زان چراغ دل فروغی ؎ ۱۲

گستاخی۔ بدظنی جو عبداللہ بن سبا یہودی کی گمراہ کن تعلیم کا نتیجہ ہے!! اسی بدگوئی اور بدطینتی پر خیرامت کا زعم!! سوچو۔ غور کرو ؎ یاایھا الرفاض قد لعنتم، ببغض اصحاب النبی دنتم، فی فضلھم قال النبی اصحابی کالنجوم کیف عنہ بنتم، ؎ تمیز اسفل داعلی نہین ہوتی ہے موذی کو ؎ برابر نیک و بدکیواسطے ڈنک بچھوکا!! بالکل حیرت کا مقام ہے کہ سبائیہ ایمہ کی محبت کا دعوی کرتے ہین۔ پھر (نعوذ باللہ) ان پر بےحمیتی۔ بےغیرتی کا شرمناک اور برباد کن ناموس الزام لگاتے ہین ؎ دوستی بےخرد خود دشمنی ست، محدثین سبائیہ حضرت صادق اور دوسرے ایمہ پر یہ اتہام لگاتے ہین کہ وہ کہتے تھے "ان خدمتہ جواریہ لنا و فروجھن لکم حلال" حضرات ایمہ پر جہل غضبلت و بزرگی اظہر من الشمس ہے یہ اتہام۔ شرم! شرم!! ؎ ہیچ کار نکند آنچہ محبان کروند،

بحث قرآن مجید

خداوند تعالی جو قادر مطلق ہے قرآن کی حفاظت و نگرانی کا وعدہ کرتا ہے کہ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ۔ نیز فرمایا۔ لَا یَاْتِیْہِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَلَا مِنْ خَلْفِہٖ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ۔ الآیہ۔ کل فرق اسلام متفقاً و متحداً باستثنار چند مخبوط الحواس جہال شپرہ چشم حشویہ کے قرآن مجید کے غیرمحرف۔ بےنقص۔ کامل ہونے کے مقر اور قایل ہین۔ اسی پر انکا صدق ایمان ہے کیونکہ خدای قادر اسکی حفاظت کا پورا وعدہ کلام ربانی مین کرچکاہی۔ باوجود اسکے قرآن کا اخفا تاقیامت محال عقلی و نقلی ہے۔ کیاکوئی سلیم الحواس خلاف ورزی وعدہ یاجھوٹ و تقیہ کی نسبت (عیاذاً باللہ) ذات باری پر کرسکتاہے؟ سیاہ کار تعزیریافتہ حشویہ کا یہ عجیب توہم کہ قرآن مجید (باوجود ربانی حفاظت کے) محرف اور ساقط ہوگیا (اور نعوذ باللہ خدای قادر وحی اسکی حفاظت سے باوجود وعدہ کے عاجز رہا) انکا یہ تخیل اور وہم (کل فرق اسلام کے برخلاف) متعصب یہود و نصاری اور بت پرستون سے ملتاجلتاہے کیونکہ انکے اعتقادات مین ہنوز بہت کچھ عبداللہ بن سبا یہودی کی تعلیم کی آمیزش کا اثر موجود ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک مین بھی کفار فجار اور منافقین سیہ کار قرآن شریف پر نکتہ چینی اور اقسام کے بودے اور لغو الزامات قایم کرتے تھے۔ اب بھی بعض متعصب پنڈت بےانصاف پوا در چند بدلگام بادہ خواران فرنگ کیاکرتے ہین جن کی فنڈ ریش حشویہ اظہار مسرت کرین یا انکی تقلید کرین تو کوئی تعجب کا محل نہین ہے ؎ کند ہمجنس باہمجنس پرواز، خود اللہ جل شانہ کفار کے خیالات کیطرف اشارہ کرتاہے اِنْ ھٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ الآیہ

نیز فرمایا اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاۤءِ الآیہ کل بے تعصب اور منصف مزاج دنیا معترف ہے کہ قرآنِ مجید بلحاظ اعلیٰ اخلاقی روحانی۔ تمدنی تعلیم۔ مکمل ہدایت فصاحت و بلاغت اور معجز بیانی کے اپنا نظیر آپ ہے۔ (سے دامت لدینا ففاقت کل معجزۃ ٭ من النبیین اذ جاءت ولم تدم ٭ کفار کے مقابلہ اور معارضہ مین پیش کیا گیا اگر اسمین کچھہ نقص و عیب ہے یا تمکو شک ہے تو ایک چھوٹا سورہ ہی اسکے مقابلہ مین پیش کرو" اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ" الآیہ تو فصحاءِ زمانہ بالکل عاجز و مغلوب ہوگئے۔ اب بھی ڈنکے کی چوٹ ہمارا دعوی ہے کہ کسی حشویہ کو قرآن مجید کے اسقاط اور نقص کا توہم یا شک ہے تو ایک سطر ہی اسکے معارضہ مین لائیے۔ تا انکی لیاقت اور صداقت دنیا پر ظاہر ہو جاوے سے ردت بلاغتہا دعوی معارضہا ٭ رد الغیور ید الجانی عن الحرم ٭ یہ بات پوشیدہ نہین کہ جنکی طبیعت مین انصاف پرستی۔ حق پسندی۔ سلیم الفطرتی کا مادہ ہے وہی مکمل ہدایت سے ہمیشہ فایدہ اوٹھایا کرتا ہے۔ لیکن کج فہم۔ ہٹ دہرم اس سے محروم سے گلیم بخت کسی را کہ بافتند سیاہ ٭ بہ آب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد ٭ جنکی خمیر مین ہی ہدایت و صلاح پذیری کا مادہ نہین بھلا وہ کسکی تعلیم و تربیت اور رشد و ہدایت سے راہ راست پر آسکتے ہین۔ خداوند تعالی فرماتا ہے وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاۤءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا۔ الآیہ اور بھی فرمایا ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ۔ الخ معترضینِ قرآن کے بارے مین مولانا روم رحمہ اللہ فرماتے ہین سے ای سگِ طاعن تو عوعو میکنی ٭ طعن قرآن را برون شو میکنی۔ جہال حشویہ کا نقص اور تحریف کے ثبوت کے لئے غیر معتبر اور من گھڑت اقوال (جنکی صحت محققین شیعہ کے پاس ہی بالکل مخدوش ہے اور ائمہ کرام کے نزدیک بھی مردود) صرف اس غرض سے پیش کرنا کہ خدا تعالی باوجود وعدہ کے اسکی حفاظت کرنے سے اور قرآن پر (حسب زعم حشویہ) جو ظلم ہوا اسکے بچانے سے قاصر رہا (عیاذاً باللہ) حالانکہ ائمہ کرام کا حکم ہے کہ قرآن مجید کے برخلاف ایسے جھوٹے اقوال اور موضوع احادیث جو کذابین وضاعین کے ساختہ ہین بادرست کہو بلکہ دیوار پر پھینک مارو" (دیکھو توضیح المقال مصنفہ ملا علی مجتہد طہران)

۱؎ نامور شیعی قدیم مصنفین جنکے روایات و اقوال پر اہل شیعہ کے مذہب کا دارومدار ہے انکے حالات درج کئے جاتے ہین بغور ملاحظہ فرمائیے۔ " مجتہدین شیعہ ہشامین اور صاحب الطاق اور میثمی وغیرہ کے احوال شیعہ کے کتب رجال مین دیکھنے سے افسوسناک حالات منکشف ہوتے ہین۔ قطع نظر ارشاد ائمہ ہدی و دعاء بد صبح و مساکے (بقیہ حاشیہ بر صفحہ مابعد)

اب ہم محققین شیعہ کے دلایل قرآن مجید کے بے نقص اور غیر محرف اور مکمل ہونے کے بارے مین درج کرتے ہین۔ امید کہ اہل شیعہ بے تعصبی اور انصاف سے غور اور عقل سلیم سے تدبر کرین ورنہ إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ کے مصداق ہوگا۔

(۱) جناب امیر فرماتے ہین۔ ثم انزل علیہ الکتاب نورا لا یطفأ مصابیحہ وسراجا لا یخبو توقدہ وبحرا لا یدرك قعرہ ومنہاجا لا یضل ناہجہ وشعاعا لا یظلم ضوءہ وفرقانا لا یخمد برہانہ وبیتا لا یہدم ارکانہ الی ان قال ھو بحر لا یستزقہ المستزقون وعیون لا ینضبہا الماتحون۔ یعنے اللہ نے اوتارا اپنے نبی پر قرآن کو نور کہ نہین گل ہوتا اسکا چراغ اور چراغ کہ نہین گم ہوتی اوسکی روشنی اور دریا کہ نہین پایان اوسکی گہرائی کا اور راہ کشادہ کہ نہین بھٹکتا راہ گیر اوس شعاع

(بقیہ حاشیہ) ایسے انکے متعلق افترا پردازی۔ جھوٹے احادیث گھڑنے کا الزام قایم کرتے ہین۔ یروی عنا الاکاذیب ویفتری علینا اھل البیت قاتلھم اللہ اخزاھم اللہ (تفصیل کیلئے دیکھو قبقاب اور تحفہ) ابن مسکان شیعی حضرت صادقؑ سے روایات بیان کرتا ہے لیکن محققین شیعہ اسکی تکذیب کرتے ہین۔ اسیطرح ابو العباس شیعی جسکے کذب اور وضع پر سب کا اجماع ہے کیونکہ وہ جھوٹے احادیث روایت کرتا تہا۔ ابو بصیر شیعی نے خود اپنے جھوٹ کا اعتراف اور اقرار کیا باوصف اسکے تخمیناً ربع کتاب کلینی اسی کذاب کی روایت سے منتظم ہے۔ شیعہ مذہب کے مجتہد اعظم زرارہ انکی پیروی باعث نجات و رستگاری تصور کیجاتی ہے انکے بارے مین امام صادق کہتے ہین (تقیہ کیلئے نہین) کہ وہ بدتر ہے یہود و نصاری سے" (کتاب مختار لابی عمرو کشی شیعی) محدثین شیعہ یعنے مغیرہ عجلی اور ابو کامل کے بارے مین امام ہمام صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے انھما یفتریان علینا اھل البیت ویرویان عنا الاکاذیب" یعنے ہر دو ہم اہل بیت پر افترا کرتے ہین اور جھوٹے احادیث روایت کرتے ہین۔ ملا علی طہرانی اپنی بے تعصبی سے اقرار کرتا ہے" ہمارے حدیثون مین بہت سے جھوٹے اور موضوع ہین" (دیکھو توضیح المقال فی علم الرجال) کہتا ہے" ان فی روایاتنا کانت جملۃ من الاخبار الموضوعۃ" حضرت صادق علیہ السلام فرماتے ہین" ان المغیرۃ بن سعید دس فی کتب ابی احادیث لم یحدث بھا ابی فاتقوا اللہ ولا تقبلوا علینا ما خالف قول ربنا وسنۃ نبینا" یعنے مغیرہ بن سعید نے میرے پدر بزرگوار کی کتابون مین ایسی جہوٹے حدیثین ملادی ہین جنکو کبھی میرے باپ نے بیان نہین کیا تہا پس خدا سے ڈرو **اور جو قول ہمارا خدا کے کلام** اور نبی کی سنت **کے خلاف پاؤ اوسے مت مانو**" (دیکھو توضیح المقال) یونس شیعی سے روایت ہے کہ مین نے عراق مین امام باقر اور امام جعفر صادق کے اصحاب کو پایا۔ (بقیہ حاشیہ بر صفحہ مابعد)

کہ نہین تاریک ہوتی اوسکی چمک اور فارق درمیان حق و باطل کے کہ نہین جم رہتی اسکی برہان اور خانہ کہ نہین گرتے اسکے ارکان۔ یہان تک کہ فرمایا کہ پس یہ قرآن ایک دریا ہی عظیم الشان کہ نہین سرقہ کرسکتے اسکو سرقہ کرنے والے اور ایک چشمہ ہے روان کہ نہین مٹا سکتے اسکو مٹانے والے (دیکھو شیعہ کی اصح کتاب نہج البلاغہ)

افسوس بے علم جہال متعصب حشویہ کا یہ پاگلانہ ادعا کہ قرآن مجید مین ثلث سے زیادہ اسقاط و سرقہ کیا گیا۔ اور یہ مجنونانہ خبط کہ "تم اسکو (قرآن کو) نہین دیکھینگے بعد اس روز کے کبھی" یہ کل تخیلات و توہمات سراسر لغو اور بے اصل ہین کیونکہ انکی کامل تردید جناب امیر کے قول سے ہوچکی سہ وداع عمر نزدیک و تو خود دروی نہ آگہ۔

رفیقان بار بستند و تو خوش بنشستہ غافل۔

(۲) نور اللہ شوستری نے مصایب النواصب مین لکھا ہی کہ "وہ جو شیعہ امامیہ کے طرف قرآن مین تغیر منسوب کرتے ہین سو وہ جمہور امامیہ کا قول نہین۔ صرف چند ایسے لوگون کا قول ہے کہ جنکا امامیہ مین کچھہ شمار نہین (تحریف القرآن صفحہ)

(۳) محمد بن حسن عاملی مجتہد شیعہ لکھتے ہین۔ "ہر کسیکہ تتبع اخبار و تفحص تواریخ و آثار نمودہ بعلم یقین میداند کہ قرآن در غایۃ و اعلی درجہ تواتر بودہ و آلاف صحابہ نقل میکردند آنرا و در عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجموع و مؤلف بود" (صفحہ ۱۳ منہ)۔

(بقیہ حاشیہ) اور ایسے حدیثین سنین اور انکی کتابون کو لیا۔ اور بعد اسکے حضرت امام موسی رضا کے روبرو پیش کیا آپ نے بہت سے احادیث سے انکار فرمایا اور کہا ابو الخطاب نے امام جعفر صادق پر جھوٹ لگایا ہے خدا اسپر لعنت کرے اور اسیطرح ابو الخطاب کے رفقا ان حدیثون سے ابتک فریب دیتے ہین اور امام جعفر صادق کے اصحاب کی کتابون مین ملا دیتے ہین۔ پس جو کچھہ خلاف قرآن کے ہو اوسے ہمارے طرف سے نہ سمجھو اور نہ اوسے قبول کرو اور جو چیز **مخالف قرآن اور سنت کی ہو اوسے دیوار پر مارو**" (دیکھو آیات بینات جلد ۲ صفحہ ۱۰۵ مصنفہ نواب محسن الملک بہادر) اہل انصاف پر واضح و منکشف ہوا ہوگا کہ مروجہ اقوال و احادیث کس پایہ کے ہین اور ایسے کلام اللہ کے برخلاف استشہاد کیونکر قابل قبول ہوسکتا ہے؟ درانحالیکہ خود آئمہ مخالف قرآن احادیث کو دیوار پر پھینکدینے تاکید کرتے ہین ۱۲

لہ قرآن مجید کے جلا دینے کا الزام ناواقفین نے حضرت عثمان رض پر کیا ہے حالانکہ حسب اتفاق صحابہ قرآن کے مکمل صحیفے تیار ہوچکنے بعد بیکار مسودے اور ردی اجزا احتیاطاً جلائے گئے۔ اگر یہ کام قابل اعتراض رہتا تو ایسے اہم امور دینی مین مولا مشکل کشا کا سکوت باوجود حیرت انگیز شجاعت و بہادری کے برخلاف امر معروف و نہی منکر متصور ہوتا۔۱۲

(۴) ملا صادق نے کلینی کی شرح مین لکھا ہے "جس ترتیب سے کہ قرآن اب موجود ہے امام مہدی کے ظہور تک اسیطرح ظاہر رہیگا اور امام اسیکو مشہور کرینگے"

(۵) تفسیر مجمع البیان مین لکھا ہے "آنحضرت علیہ السلام کے عہد مین قرآن مجید اسی طرح سے جمع کیا ہوا تھا کہ جواب ہے کیونکہ قران کو حفظ کرتے اور پڑھتے اور پڑھاتے تھے" اسکے بعد لکھا ہے "امامیہ اور حشویہ مین سے جو بعض شخص اس امر مین مخالف ہین اونکا کچھہ اعتبار نہین سو وہ بعض محدث ہین کہ جنکو بعض احادیث سے کہ جنکی صحت کا انکو گمان ہوگیا اور در حقیقت صحیح نہین۔ یہہ دہوکا ہوگیا ہے" (دیکھو تفسیر مجمع البیان)

(۶) ہمارے لایق فاضل مولوی غلام نبی اللہ احمد صاحب مجتہد نقشۂ کلان کا قدیم اور دیرینہ اعتقاد یہ تھا کہ "ہر زمانہ مین موجود معجزہ اوس حضرت کا قرآن مجید ہے" پھر اسکے بعد لکھتے ہین۔ "سارے فصیح اون زمانہ کے بلکہ ہر زمانہ کے ویسے کلام کے لانیسے عاجز ہوئے" (پایۂ دین صـ) افسوس کہ اب اس پیرانہ سالی مین (غالباً ریورنڈ فنڈر اور پنڈت لکھرام کے کتب کے مطالعہ کی وجہ سے) انکے خیالات مین حیرت انگیز کایہ پلٹ ہوگئی ہے۔ مخالفین اسلام بڑی مسرت اور شکریہ کے ساتھہ انکے جدید اعتقادات کا خیر مقدم کرینگے اور انکے جدید تصانیف سے اسلام پر نکتہ چینی کرنے دریغ نہین کرینگے۔ اب انکو آیات قرآنی جیسے اِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَاتُقْسِطُوْا کی فصاحت اور ربط مین شک پیدا ہوا ہے اور زعم ہے کہ قرآن مجید سے تیسرے حصہ سے زیادہ ساقط ہوگیا" اور پھر یہ عندیہ ظاہر کرتے ہین کہ خداوند تعالی کے حفاظت قرآن کا یہ وعدہ کہ وانا لہ لحافظون اور لا یاتیہ الباطل صرف حضرت امیر کے جمع کردہ قرآن کے بارے مین تھا" اور وہ قرآن خدائی حفاظت کے باوجود ہمیشہ کیلئے دنیا سے ناپدید ہوگیا۔ جیساکہ اس کتاب کے ہیرو حجۃ الاسلام صاحب نقشۂ کلان سے کتاب صافی کے حوالہ سے نقل کرتے ہین "قسم اللہ کی نہین دیکھینگے تم اسکو (قرآن کو) بعد اس روز کے کبھی" گویا انکے جدید عقیدہ کے لحاظ سے خدای قادر باوجود وعدۂ حفاظت کے اسکی محافظت پر قادر نہو سکا (معیاذاً باللہ) اسلئے زمانۂ امیر علیہ السلام سے قرآن مفقود ہوگیا مجبوراً امام عسکری اور دوسرے مجتہدین کو صحیفۂ عثمانی کی ہی تفسیر کرنی پڑی۔ افسوس جناب امیر نے مخلصین شیعہ کو بھی وہ قرآن عطا نہین کیا تاکہ صحیفۂ عثمانی سے سبکدوشی حاصل کرتے۔

(۷) علامہ ابو جعفر محمد شیعی نے لکھا ہے "کہ قرآن جسکو اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا وہی ہے جو لوگون کے ہاتہہ مین پایا جاتا ہے اس سے زیادہ نہین"۔ اسکے بعد لکھتا ہے "جو شخص ہمارے طرف نسبت

کرتا ہے کہ ہم کہتے ہین قرآن اس سے زیادہ تہا وہ جہوٹا ہے (دیکہو رسالۂ اعتقادات)۔

(۸) شیعہ کے نامور مجتہد سید مرتضیٰ نے قرآن کے عدم تحریف اور بے نقص ہونے پر مدلل بحث کی ہے انکی عبارت کے اخیر فقرہ یہ ہین "فکیف یجوز ان یکون مغیرا و منقوصا مع العنایة الصادقة والضبط الشدید" یعنے پس کیونکر جایز ہو سکتا ہے ایسی سچی محافظت اور بڑی نگہداشت مین کہ قرآن تغیر یا نقصان ہو گیا ہو" (دیکہو مجمع البیان)۔

(۹) شیخ طبرسی اپنی مشہور تفسیر مین تحریف و تبدیل کا انکار کرتا ہے۔ لہذا سلیم الفطرت ذی عقل بے تعصب شیعی مجتہدون کو قرآن کے بے نقص اور غیر محرف ہونیکا اقرار اور اعتراف ہے انکے برخلاف کج فہم ہٹ دہرم متعصب عامی سیہ کار تعزیر یافتہ حشویہ کا زعم عند المحققین کیونکر قابل وقعت ہو سکتا ہے۔
؎ عمر رفت از دست و تو در خواب غفلت ماندۂ ٭ قافلہ بگذشت و تو می نشنوی بانگ صلا ٭ جو لوگ صحیح الحواس بے تعصب۔ سلیم الطبیعت ہین انکی تشفی کے لئے صرف یہ آیۂ مجیدہ وانا له لحافظون کافی ہے۔

(۱۰) بعض حشویہ آیۂ وان خفتم ان لا تقسطوا الی آخرہ۔ اسپر عامیانہ نکتہ چینی اور ناگوار اعتراضات کرتے ہین حالانکہ از روی مذہب شیعہ استخفاف قرآن اور انکار مکفرات سے ہے مجلسی نے اعتقادات مین لکہا ہے "انکار القران والاستخفاف به کفر"

(۱۱) امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ان هذا القران فیه منار الهدی ومصابیح الدجی یعنے اس قرآن مین نور ہین ہدایت کے اور چراغ تاریکی کے (حدیقۂ سلطانیہ)۔

(۱۲) امام نقی علیہ السلام سے مروی ہے قد اجمعت الامة قاطبة علی ان هذا القران حق لا ریب فیه یعنے تمامی امت کا اجماع ہے کہ یہہ قرآن حق ہے اس مین شبہ کو دخل نہین (یا امام مجتہد نقشہ کو اسکے حق ہونے مین شبہ ہے)۔

قرآنی سورون کی موجودہ ترتیب اور تنزیل کو کاتب معہود نے بسبب عدم وقفیت و جہل کے تحریف سمجہہ کر کہا ہے حالانکہ کل فرق اسلام متفق ہین کہ کلام اللہ کا نزول ایک ہی وقت پر نہین ہوا بلکہ وحی متعدد اور بوقت ضرورت نازل ہوتی تہی۔ بعض مکی آیات کا تتمہ مدینہ مین ہوا۔ اور بعض مدنی آیات بوقت ضرورت مکۂ معظمہ مین ہی نازل ہوئے۔ اس ترتیب کے لحاظ سے قرآن حسب الحکم رسالت پناہی اسکے موقع اصلی پر لکہا جاتا تہا۔ اور بقول شیعی مجتہد سید مرتضیٰ کے اکثر صحابہ نے بزمانۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حفظ بہی کر لیا تہا۔

پس جہال حشویہ کی شان نزول سے ناواقفی نے انکو اس بودے اعتقاد پر آمادہ کیا کہ آیات اور سورتون کی موجودہ ترتیب تحریف مین داخل ہے"۔ تحریف کے اصطلاحی اور لغوی معنے سے کاتب سہو کا عدم امتیاز اور پھر کلام اللہ پر من گھڑت اعتراض مکابرہ اور خلاف تدین نہین تو کیا ہے؟ انکے اس بودے خیال کی تردید جناب امام علی نقی نے کردی ہے کہ القران حق لا اختلاف بینھم فی تنزیلہ وتصدیقہ یعنے قرآن حق ہے فیما بین امت کے اسکی تنزیل اور تصدیق مین اختلاف ہی نہین۔ پھر اسکے بعد لکھتے ہین۔ اگر انکار کیا تو ملت اسلامیہ سے خروج لازم آئیگا۔ ان جحدت وانکرت لزمہا الخروج عن الملة (دیکھو حدیقہ سلطانیہ) خلاصۃ المنہج مین تحت قولہ تعالی لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ مذکور ہے۔ "ہیچکس نیست کہ تبدیل دہندہ باشد مر اخبار و احکام او را چنانکہ تبدیل دادند توریت را زیرا کہ حقتعالی محافظت قرآن فرمودہ است"

ل ہم آگے اہل تشیع کے احادیث پر اجمالی بحث کر چکے ہین اور یہہ ثابت کر دیا گیا کہ قرآن مجید کے بر خلاف محققین شیعہ کے پاس اقوال اور روایات قابل سند نہین۔ اہل سنت کے پاس بھی احادیث و روایات کے مختلف اقسام ہین صحیح۔ موضوع۔ مرفوع۔ موقوف۔ مقطوع۔ متصل۔ ضعیف۔ قوی۔ غریب۔ عزیز۔ آحاد۔ متواتر۔ اسیطرح محدثین کے طبقات متفاوت ہین۔ جب تک اس فن مین کامل مہارت نہو معمولی لیاقت کا آدمی صحاح اور غیر صحاح مین امتیاز نہین کرسکتا۔ (ا) اسی التباس کے باعث کاتب سہو نے غلط فہمی سے یہہ لکھدیا "سنت جماعت کے معتبر ترین تفسیر اتقان صفحہ ۱۶۴ مین موجود ہے کہ عائشہ رض کہتے ہین کہ زمانہ حضرت رسول اللہ سورہ احزاب تلاوت کیا جاتا تھا دو سو آیت سے مگر عثمان رض نے ستر ہی مین آیتین باقی رکھکے ایک سو ستاویس آیت نکالڈالے اور سورہ احزاب مین آیہ رجم تھی وہ بھی نکالی گئی" انتہی۔ اتقان سے سورہ احزاب کے متعلق مجتہد جی نے لولم یفقد کا من گھڑت ترجمہ کرکے اپنی عدم دیانت و ناراستی کا ثبوت دیا۔ اور آیتون کی تعداد جو اس روایت مین مذکور ہی نہین اپنی طرف سے وضع کر لیکر حضرت عائشہ کیطرف منسوب کر دیا۔ یہ ہے دیانت! یہ ہے صداقت!! آیہ رجم کا حکم اس روایت مین نہین ہے (جیساکہ ملاجی کا زعم ہے) بلکہ اسکی مابعد کی روایت مین حکم رجم سے استشہاد بیکار رہے۔ اسلئے کہ مذہب اہل سنت کے مطابق وہ حسب ارشاد رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم منسوخ التلاوت ہوچکی تھی اور نسخ کے بارہ مین شیعہ بھی مختلف نہین۔ ادعاء تحریف کو اس سے کیا مناسبت لان جمیع ذلک مما نسخت تلاوتہ فی حیاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم" (فتح الباری صفحہ ۹ جلد ۲)۔

(ب) ملاجی کا یہہ غلط بیان کہ "جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفاء مین لکھے ہین کہ علی مرتضے سب پہلے (بقیہ بر صفحہ مابعد)

اہل سنت کا بھی یہی اعتقاد ہے کہ وحی نازل ہوتی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کاتبوں سے فرماتے تھے کہ ان آیات کو کہ فلان سورہ کے ہین اسی سورہ مین لکھدو۔ سو کاتب اس آیت کو جہان کی ہوتی تھی وہین لکھدیا کرتے تھے۔ چنانچہ امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے وکان اذا انزل علیہ شیٔ دعا بعض من کان یکتب فیقول ضعوا ھؤلاء الآیات فی سورۃ التی یذکر فیھا کذا وکذا یعنے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھہ نازل ہوتا تھا تو آپ اپنے بعض کاتب کو بلا کر فرمادیتے کہ ان آیات کو فلان سورۃ مین لکھدو۔ علاوہ اسکے خود اللہ جل شانہٗ اسکے جمع اور ترتیب کو اپنے ذمہ لیا ہے اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَہٗ وَقُرْاٰنَہٗ۔

(بقیہ حاشیہ) قرآن کو جمع کرکے حضور مین حضرت رسول اللہ کے گذرانے" انتہی۔ قلت علم۔ تعصب ہمیشہ انسان کو جعلسازی فریب انگیزی کے ارتکاب پر دلیر کرتا ہے جو لوگ علم عربی سے بہرہ رکہتے ہین وہ انصاف کرین انکا ادعا باطل سیوطی کے اس قول سے کہان ثابت ہوتا ہے کہ احد من جمع القران وعرضہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"!

(ج) آیہ تبلیغ مین "ان علیا مولی المومنین" داخل آیت نہی کرکے اسپر در منثور سے ایک غیر معتبر روایت پیش کی ہے۔ حالانکہ کتب اسماء الرجال کے دیکھنے سے اسکے راویون کا ضعف اور انکا غیر اہل سنت ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ بعض محدثین مختلف فرق اسلام کے احادیث بلکہ بنی اسرائیل کے قصص وحکایات بھی داخل کتب کردیتے ہین۔ اسکی تنقیح و تحقیق کتب اسماء الرجال مین کی جاتی ہے۔ ان ضعیف اقوال وروایات کی اصلیت وحقیقت خود سیوطی نے بتلادی ہے لان الاخبار فیہ اخبار آحاد ولا یجوز القطع علی انزال قرآن ونسخہ باخبار آحاد لاحجۃ فیھا" سیوطی کے اس قاعدۂ کلیہ سے مجتہد صاحب کی تردید ہوجاتی ہے۔ کیا یہ مجتہد صاحب کے لئے شرم کی بات نہین کہ وہ بلاتحقیق صرف ایک روایت نقل کرکے اپنا عندیہ ثابت کرنے کی کوشش کرنا اور انکے دوسرے اقوال سے اغماض اور چشم پوشی کرنی امین دیانت ہے؟ کیا یہ صرف لاتقربوا الصلوۃ کی سی نقل نہین کہی جاسکتی؟ ؎ خوئے کہ بشیر در بدن رفت ؎ تا دم بہ دو کہ جان زتن رفت۔ افسوس ہے کہ کاتب معہود اپنی تحریر مین بیحد جادۂ صداقت ودیانت سے تجاوز کرگئے ہین جبکہ تقیہ (نفاق) مذہب کی زینت قرار پایا تو پھر صداقت کی دشوار گذار منزل طے کرنے کی کون ضرورت! انکا یہ دعوی کہ دوسرے مفسرین اہل سنت نے جیسے فخر رازی اپنی تفسیر کبیر مین۔ عینی شرح بخاری مین۔ واحدی تفسیر اسباب النزول مین ان علیا مولی المومنین" داخل آیت رہنے کا اعتراف کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ کاتب معہود کا یہہ ادعا بالکل بے اصل مبنی علی الکذب ہے۔ اپنی عیاری ظاہر نہ ہونیکے لئے بغیر دیکھے بلا لحاظ قواعد بحث صرف کتابون کا نام لے لیا۔ ۱۲

بحث اقتدا

ہمکو امید تھی حجۃ الاسلام صاحب آئرم وڑک۔ اقتداء اہل تسنن کے بارے مین فتاوے عالمگیری اور صواعق محرقہ سے غلط استدلال کرنے کی وجہ سے جو فروگذاشت انسے سرزد ہوئی۔ اس پر متنبہ اور نادم ہوکر اپنی غلطی کا اعتراف کرکے سب پر اپنی راستبازی۔ صداقت شعاری۔ انصاف پسندی کا اظہار کرینگے۔ لیکن سے چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد؛ باوجود صواعق محرقہ کے عبارت مین قطع وبرید۔ وتصرف بیجا کرنے کے اپنی ہٹ پر قایم ہین۔ کیا انکو معلوم نہین سے راستی موجب رضائے خداست؛ اپنی غلط بیانی کے اخفا کرنے مقدور بھر زور لگارہے ہین۔ آخر تاکے؟ سچ۔ سچ ہے۔ جھوٹ۔ جھوٹ سے سخن را زیورے جز راستی نیست؛ ملاجی کو مولی علی کی قسم۔ حضرت عباس کی قسم۔ سچ کہو! کیا یہ عبارت اسطرح صواعق محرقہ مین ہے۔ جو آپ نے (دہوکا دینے کے لئے) لکھا" ولا یجوز الصلوٰۃ خلف الرافضی انکان هوی والا یجوز ونکره" افسوس مشہور مصنفین کے شہرت یافتہ کتب مین ایسی بددیانتی اور ناراستی سے تصرف بیجا کرکے اپنی اخلاقی کمزوری کا ثبوت دے رہے ہین۔ انصافاً کہیئے اس کردار پر حجۃ الاسلامی کا لقب موزون ہے؟ کیا خیرامۃ کا زعم اور امامۃ اجابت کا دعوی آپکو سہاتا ہے؟ کیا آپ کو کلام اللہ کی اس وعید سے وقفیت نہین اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ۔ کیا اجتہاد پناہ کو سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہہ مبارک ارشاد ذہن سے اتر گیا کہ علامۃ الایمان ایثارك الصدق۔ کیا جہوٹ کہنے والے۔ جناب امیر کے حسب ارشاد مسلمانی کی علامت رکہتے ہین؟ سے حیران لا تلقاه الا قلت من؛ کل الجهات اری به جباذا؛ سے بوسیدہ مرقع اند خامے چند؛ نارفتہ رہ صدق وصفا گامے چند؛ بگرفتہ زطامات الف لامے چند؛ بدنام کنندۂ نکونامے چند؛

مجتہد صاحب کے تیس غلطیان

قولہ "حجۃ الاسلام کو اس حجۃ لانے مین نسبت کفار کے طعنہ زنی کی اور مادری زبان مین ایک سطر صحیح سے لکھنے پر قادر نہین رہنے اور جامے سے باہر ہوجانے کی اور علم لغت وصرف ونحو ومعنی بیان واصول وغیرہا پر مہارت نہ رکھنے کی دنیا وعالم کو اونکے تصانیف عربیہ وفارسیہ

ہندیہ اصول دین و اصول فقہ اور اخلاق اور تفسیر مسمی بسراج منیر وغیرہ سے یہ سب علوم کیسا مترشح اور منفجر ہین" **اقول** بیشک حجۃ الاسلام کے دعوے کے ساتھ ہمکو دلی ہمدردی ہے۔ کاش دوسرے اہل علم بھی مجتہد صاحب کے علم و فضیلت کا لوہا مانتے! سچ ہے۔ اپنی لیاقت پر آپ اترانا بالکل ناموزون امر ہے۔ "مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید" ایک شاعر کہتا ہے ؎ ہرکس کہ نداند و بداند کہ بداند؛ در جہل مرکب ابد الدہر بماند؛ نواب صاحب ممدوح کی ایک عربی مراسلۃ کے متعلق ایک ہندوستانی مُلّا یہ رای لکھتا ہے۔ "جعفر زتلی کی کہیات بھی اسکے روبرو مات ہے" (دیکھو القسطاس المستقیم صـــ۱۱) اتمام حجت کے فاضل مصنف نے یہہ لکھا ہے" اس قصور بیان پر حجۃ الاسلام کا لقب ملا دوپیازہ کے القاب مین داخل کرنے کے قابل ہے"۔ فاضل میلاپوری نے "بودے خیالات کا مجموعہ" کہا ہے۔ لیکن ہم ایک معمر سن واعظ کو جنکے علم و فضل کا شہرہ نقشۂ کلان دکن مین پھیلا ہوا ہے دلخراش سخت اور نا ملایم حملے کرکے انکے ضعیف دل کو مجروح کرنا نامناسب سمجھتے ہین ؎ **جراحات السنان لھا التیام؛ ولا یلتام ما جرح اللسان؛** صرف انکے چند عربی لغزشات نحوی اور لغوی تحریر کرتے ہین اگر وہ مناسب سمجھین تو آیندہ اصلاح کرلین۔ انکی عبارت ہندیہ مین بھی غلطیون کا لاتناہی سلسلہ ہے لیکن اسپر تعاقب اور جرح تضییع اوقات سمجھکر قلم انداز کیا گیا۔ اگر حجۃ الاسلام صاحب نے جناب مولوی محمد علی خان صاحب سے اصلاح لی ہوتی تو مناسب ہوتا ہم امید رکھتے ہین آیندہ وہ انسے استفادہ حاصل کرنے دریغ نہین کرینگے۔

(۱) مجتہد صاحب لاثانی لکھتے ہین" وقت مباشرت کنگائی چاہیے کرے..... پھر اسکے بعد یہہ دعا مرقوم ہے سبحان من زین الرجال باللحی والنساء بالذنب" لفظ ذنب مباشرت ختم کیلیے بہت ہی مربوط ہے "ذنب" حیوانات کی دم کو کہتے ہین۔ افسوس لغات عربی مین انکا یہ پایہ ہے! (یہ دعا انکی پایۂ دین صـــ۱ مین ہے) پھر دعوی حجۃ الاسلامی!!

(۲) الا یعلم من خلق یعنے کیا نہین جانتا ہی جس نے آپ پیدا کیا ہے (پایۂ دین صـــ۳) افسوس ہنوز ضمیر غایب اور موصول مین تمیز نہین۔ صریح غلط ترجمہ ہے۔

(۳) لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر۔ یعنے آنکھین اسکو بالکل نہین دیکھ سکتے ہین اور وہ لطیف جانون سے بھی پاکیزہ تر باخبر ہے۔ (پایۂ دین صـــ) لفظ "بالکل" اور "لطیف جانون سے" کس لفظ کے معنی ہین۔ "پاکیزہ تر" تو واہ کیا خوب صرفیت ہے صفت مشبہ کو اسم تفضیل

سمجھنا۔ ایسی غلطی ہے جسکے مرتکب شاید معمولی صرف خوان طلبہ ہی ہونگے۔

(۴) انی خشیت۔ الی آخرہ (پایۂ دین صـ۱۲) اس آیت کے ترجمہ مین بھی بہت سی لغزشات پائے جاتے ہین۔

(۵) وعترتی اهل بیتی کا ترجمہ اور نزدیک ترین قرابت میری جو اہل بیت میرے ہین" مسلوم نہین مجتہد صاحب بالقابہ مبالغہ کا صیغہ "نزدیک ترین" کیون گھڑ لیا۔ علم صرف کا یہ ابتدائی مسئلہ کیا حافظہ سے دور ہوگیا۔

(۶) حتی تقوم الساعة کے معنی وہان تک کہ قیامت قایم ہو لکھے ہین (پایۂ دین صـ۱۵) حتی کے معنی وہان تک کیا ایجاد مجتہد صاحب ہے؟

(۷) لا ترجعون کے معنی نہین پلٹینگے" لکھے ہین (دیکھو پایۂ دین صـ۱۹) افسوس ہے انکو معروف اور مجہول کے صیغہ کا امتیاز نہین ہے۔

(۸) جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا" (پایۂ دین صـ۱۱) اس آیۃ کے ترجمہ مین زہق اور زہوقا کے معنے غلط لکھے ہین۔

اب ہم ۔ اشعبان ۱۳۲۲ھ کے پرچہ کے چند غلطیان بطور اختصار برای اصلاح حجۃ الاسلام درج کرتے ہین۔

(۹) من شر الکفار (سطر۱) واو عاطفہ کو حذف کردیا ہے۔

(۱۰) یا ایها الرسول۔ الآیہ (سطر۹) اس آیت کے ترجمہ مین عربی قانون کے لحاظ سے اغلاط کی بھرمار ہے۔

(۱۱) اذا فات الشرط فات المشروط" جب شرط گئی مشروط گیا (سطر۱۴) فات کے معنے غلط لکھے گو فقرۂ ثانی کیجئے

(۱۲) بل هو آیات بینات الآیہ (سطر ۲۰) اس آیت مین اوتوا العلم کے غلط معنے لکھے ہین۔

(۱۳) فی کتاب مکنون (سطر۲۵) اسکے معنے مین ایسی غلطی سرزد ہوئی ہے جو طفل مکتب سے نہوگی۔

(۱۴) ویؤید قول الائمۃ آخر تک۔ اسکے ترجمہ مین بیحد غلطیان کی گئی ہین غور کرین۔

(۱۵) وما جعلنا الرویا التی الی آخرہ۔ اسکے ترجمہ مین بعض الفاظ اپنی طرف سے گھڑ لئے ہین۔

(۱۶) یا علی انت تقاتل الناس اسکے ترجمہ مین مفعول اور مجرور کی تمیز نہین کی۔ لہذا ترجمہ بلحاظ قانون نحو غلط ہے

اب ہم مجتہد صاحب نقشۂ کلان کے اس رسالہ کی غلطیون کیطرف توجہ کرتے ہین جسکو الحامی مقدمات لا طایل موسوم کیا ہے

(۱۷) ان کنت تدری فذاک مصیبة؛ یعنے اگر تو اس مطلب کو پایا پس وہ مصیبت ہے (صـ۳) صیغہ مضارع کو مجتہد صاحب بالقابہ نے ماضی سمجھکر غلط معنی کیا ہے۔ حالانکہ ابتدائی صرف کی کتاب میزان مین بھی لکھا ہے ماضی پر چہرہ آئین انیسے معنی مضارع کی کرتا ہے "چون خواہی کہ ماضی را مضارع کنی یکی از حروف آتین در اول او در آید و آن چہار حرف ست الف و تا و یا و نون" (دیکھو میزان الصرف) ہم مسرت کے ساتھ بیان کرتے ہین کہ انہون نے دوسرے

مصریع کے معنے ٹھیک کئے ہین جو قابل تعریف امر ہے جسپر ہم انکو مبارک دیتے ہین

(۱۸) ان لم تفعل فما بلغت رسالتہ (صفحہ ۴) اس آیت کی تشریح غیر مربوط اور اسکا ایک حصہ بالکل من گھڑت ہے۔

(۱۹) کان ولم یکن" اسکا بھی وہی سابق کا حال ہے۔

(۲۰) کنا نزی" تا آخر (صہ) اس عربی عبارت کے نقل کرنے مین افسوس ہو کہ بالکل جادۂ دیانت سے تجاوز کیا گیا ہے۔ صحیح مسلم کوئی نایاب کتاب نہین متعدد شہرون مین شایع ہو چکی ہے۔ بھلا اسمین تدلیس کرے تو کیونکر پردۂ خفا مین انکی کارسازیان چھپی رہسکتی ہین ؎ نہان کی ماند آن رازی کزو سازند محفلہا ۔ امید کہ آیندہ ایسی تحریف اور دست اندازی سے توبۃ النصوح کرینگے۔

(۲۱) علی ہذا القیاس عبارت بالا کے ترجمہ مین بھی ناجایز کرتوت پائے جاتے ہین۔

(۲۲) خلاف الواحد کخلاف الاکثر یعنے اگر ایک ہی خلاف کیا اکثر خلاف کئے ویسا ہو گئے۔" (صفحہ ۶) انکی ایسی مضحکہ خیز طفلانہ غلطیون پر بالکل حیرت ہوتی ہو کہ ایسے نامور فاضل جسکو حجۃ الاسلامی کا بھی زعم ہے ہنوز مصدر اور ماضی مین مضاف اور مضاف الیہ مین شرط اور جزا مین مطلق امتیاز نہین ؎ برین عقل و دانش بباید گریست۔ ماشاء اللہ عربی کی ابتدائی قواعد مین تو انکا یہ پایہ ہے۔ خدا جانے قرآن، حدیث، تفسیر، فقہ، مین علم معانی، بیان، فصاحت، بلاغت، حکمت، منطق، مین جو عربی علوم کی اعلی مدارج مین انکی بے نظیر لیاقت کے (جسکے آپ خود مداح ہین) جوہر کیسے چمکینگے اور مترشح اور منفجر ہونگے۔

(۲۳) ان شر الدواب الی آخرہ (صـ) اس آیت کے ترجمہ مین مضاف مضاف الیہ کو جار مجرور سمجھکر غلط معنی کئے ہین اور لفظ "بدتر کل" یہ لفظ اپنی طرف سے قرآن کے معنے مین جڑ لیا ہے حالانکہ شر کے معنی بدی نقیض خیر ہے (دیکھو صراح صہ ۱۳۱) عربی معمولی فقرون مین بھی ٹھیک امتیاز نہین۔

(۲۴) لا یتخذ المومنون الکافرین الی آخرہ (صـ) اسکے ترجمہ مین قطع و برید اور اغلاط کی اس کثرت سے بھرمار ہے کاش فاضل مولوی قاضی مولوی [illegible] ... اہل شیعہ اسکی اصلاح کی ہوتی۔ کلام اللہ کے ایسے منگھڑت معنے غیر مشروع اور ناجایز ہے۔

(۲۵) یریدون ان یطفئوا نور اللہ الی آخرہ اس آیت کا ترجمہ بھی بالکل غلط ہے۔

(۲۶) خرج القرآن علی علیہ افضل الصلوۃ والسلام الخ (۱۲ و ۱۳) اس عبارت کے ترجمہ مین صرف چند غلطیان ہین جو قابل اغماض ہین۔

(۲۷) افات الی آخرہ (صہ ۱۵) اسکا ترجمہ بھی غلط ہے فات کے معنی گیا بالکل غلط ہے افسوس معمولی لغات بھی حافظہ سے اتر گئے۔

(۲۸) سبحان الذی اسری بی الی السماء الی آخرہ (صہ ۱۲) اسکے ترجمہ مین بھی بعض اغلاط پائے جاتے ہین۔

(۲۹) عند الملک (صہ ۲۵) مالک پر عربی مین ال کا استعمال خلاف قانون ہے۔ (۳۰) لا تثریب علیکم الخ اس آیت کے ترجمہ مین ... معنے بےضرر کردئے ہین۔ کلام اللہ مین یہ جسارت! عیاذا باللہ۔ (باقی آیندہ) کتبہ فقیر شاہ قادر حسین قادری